نماز کے نقد فائدے

تصنیفِ لطیف

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ



Uwaisi Books
www.faizahmeduwaisi.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چند سال قَبْل میرے عزیزم حافظ رحیم بخش اُویسی صاحب (مرحوم ومغفور جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے) نے ماہانہ پروگرام بنایا کہ ہر ماہ کوئی ایک رِسالہ اُویسی غُفِرَلَہ شائع ہو لیکن اَفسوس وہ اپنے عَوائِق و عَلائِق (رکاوٹوں) کو قائم نہ رکھ سکے۔ چند مُفید رِسالے اُنہوں نے شائع کئے اُن میں ایک یہی رِسالہ ''نماز کے نقد فوائد'' بھی تھا۔ اب اِس سلسلہ کو میرے رَفیق عَزیزم صوفی اَبوالنَوید محمد مختار احمد اُویسی صاحب آگے بڑھانے کی سرگرمی دِکھا رہے ہیں چند رَسائل نہایت اعلیٰ طباعت اور اعلیٰ کاغذ اور تصحیح پر زور لگا کے چھاپ کر شائع کر چکے ہیں۔ آئندہ بھی پُرجوش عَزمِ بِالجَزم (پختہ ارادے) کے ساتھ روز بروز قدم آگے بڑھا رہے ہیں لیکن اَفسوس کہ میری طرح غَریب و مُفلس ہیں کاش اُن کے پاس دولت وثَروت کی فَراوانی (کثرت) ہوتی تو پھر یقین ہے کہ یہ فقیر کی تین ہزار (3000) سے زائد تَصانیف کو منظرِ عام پر لاتے۔ اللہ تعالیٰ کے فَضل وکَرم پر اُمید ہے کہ وہ کر دے جسے ہم چاہتے ہیں۔

طُرفہ (عجیب بات) یہ کہ نہ خود بلکہ اُنہوں نے چند اَحباب کو بھی اِس راہ پر لگا دیا ہے فَقیر اُن حضرات کے لئے سِوائے دُعا کے اور کیا کر سکتا ہے البتہ یہ شعر سنا کر اُنہیں آگے قدم بڑھانے کی ہمّت بَندھا رہا ہے۔

مردے باید کہ پریشان نشود　　　مشکلے نیست کہ مشکل آسان نشود

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غُفِرَلَہٗ

یکم محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

☆......☆......☆

نماز اھلِ یورپ کی نظر میں)ایک مَشہور قدیم مصری جَریدہ(اخبار)نے ''الفَضِیْلَۃُ الصَّلٰوۃ'' کے عُنوان کے تحت یورپ کی مُقْتَدَر(جانی مانی) ہَستیوں جن میں یورپی دانشور، مفکّر، فَلاسفہ شامل ہیں نماز کے بارے میں اُن کے خیالات وجَذبات کو تفصیل کے ساتھ تحریر کیا تھا کہ وہ اِسلام کے اُس رُکن اعظم کو کن کن رُوحانی ومادّی کمالات کا مجموعہ سمجھتے تھے۔

آج کل اِلحاد (لا مذہبیت) کی ہوا ہر طرف چل رہی ہے اور جدید تعلیم وتہذیب کے ساتھ یہ سیلاب اب عام مسلمانوں میں پھیل گیا ہے جس کا مظاہرہ (مشاہدہ) تعلیمی اِداروں بالخصوص بڑے بڑے اِداروں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طُلباء وطالبات اِس اِلحاد کا شکار نظر آتے ہیں اور اَرکانِ اِسلام کی عَظمت بعض کے دلوں میں مَفْقُوْد(غائب)اور اَکثر کے دلوں میں کم ہو رہی ہے۔ یورپ جس کو اپنی تہذیب وتمَدُّن کے عُروج پر ناز ہے مذہبی نُقطہ نظر سے اِلحاد کا ایک مرکزی خِطّہ ہے آج ہم دنیا میں جس قدر اِلحاد پَرستی دیکھ رہے ہیں اُس کا سَرچشمہ یورپ ہے لیکن قدرت کی اِعجاز آفرینیاں (معجزے) بھی نرالی ہیں کہ اِسی اِلحاد پَرست خِطّہ اَرضی میں ایسی صَداقت شِعار ہستیاں بھی موجود ہیں جو اپنی کامل طاقت کے ساتھ حق وصَداقت کی حِمایت بھی کرتی رہیں اور کر بھی رہی ہیں۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ وہ موجودہ آزاد خیالی کے سیلاب کو ختم کردینے کے لئے شَب وروز (دن رات) کوشاں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آزاد خیال ہونے کے باوجود مذہب کی ضرورت وعَظمت کے قائل تھے جن کا مسلک خود پرستی نہیں خدا پرستی تھا اُنہی راست باز(پاک دامن) ہستیوں میں سے بعض کے رُکنِ اِسلام نماز کے متعلق خیالات وجذبات پیش کئے جاتے ہیں۔

ریورن لیبان اور نماز) یورپی فلاسفر ریوان لیبان فضائل نماز کے بارے میں تَبصِرَہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے کئی مرتبہ مَسیحی واسرائیلی نماز کا اِسلامی نماز کے ساتھ موازنہ(مقابلہ) کیا بالآخر ثابت ہوا کہ اِسلامی نماز اَفضل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک اِسلامی نماز بہت سی نمازوں کا مجموعہ ہے۔ اِس میں خدا کی حَمد وثناء اور تَقدیس وتَحمید کے علاوہ ایک عاجزانہ اِلتجا ہے اور اِنکساری فروتَنی (فرمانبرداری) کا عَجَب (انوکھا) روح پَرور (جاں فزا) نظارہ بھی ہے۔ میں اَکثر جمعہ کے دن اِسْکَنْدَرِیہ کی جامع مسجد میں محض اِسلامی نماز کی شان دیکھنے جایا کرتا تھا۔ میں نے جب خطیب کے پُرجوش خُطبہ، صُفوف(صفوں) کی ترتیب اور رُکوع وسُجود کے اِہتمام پر غور کیا تو میرے قَلب (دل) پر عجیب اَثر ہوا جو ناقابلِ بیان ہے میں سمجھتا تھا کہ اِسلام مجھے آواز دے رہا ہے اور اُس کی عبادت کا پُرکَیف (پر لطف) نظارہ میری روح پر قبضہ کر رہا ہے۔(دی لیکچر آف ریچر، صفحہ ۴۷)

سینٹ ھٹلیر) روما کے مَشہور پادری نے اپنی کتاب ''دی پرے'' میں لکھا ہے کہ میں نے جس جس اِسلامی ملک کی سَیر کی وہاں کی عبادت گاہوں کو ضرور دیکھا اِس سلسلہ میں اِسلامی نماز پر بھی غور کیا میرے نزدیک یہ ایک اَفضل ترین عبادت ہے جب ایک خدا کا پُجاری اپنے سب کام چھوڑ کر خدا کی خوشنودی (رضامندی) کے لئے اُس کی حمد وثناء کے گیت گاتا ہے تو روح وَجْد (خوشی یا ذوق وشوق سے بے خود ہو کر جھومنے کی کیفیت یا حالت) میں آجاتی ہے اُس وقت وہ یقیناً اپنے مالک سے قریب تر ہو جاتا ہے حتّٰی کہ وہ تمام قوتوں کے ساتھ اُس کے حضور سَربَسُجُود ہو جاتا ہے جس کا آخری نتیجہ روح کی طَہارت(صفائی) اور قَلب کی پاکیزگی ہے۔ مزید برآں اِس عبادت میں جِسمانی طاقت کے پہلو نُمایاں(واضح) ہیں۔ میں نے دیکھا ہے نماز گزار (نماز کی پابندی کرنے والا) سُست اور کاہل نہیں ہوتے بِالخصوص صُبح کی بیداری عجیب اَثر رکھتی ہے۔

ریورن جمیس مولر کا بیان) مذہبی رہنما جمیس مولر کہتے ہیں کہ تَعَصُّب سے کام لینا آسان ہے لیکن سچ بولنا دُشوار ہے اور میں اِس وقت مشکل کام کو اِختیار کرتا ہوں۔ میں نے بارہا اپنے محمدی اَحباب سے گفتگو کی ہے اور اُن کے عقائد کی تفصیلات میں مشغول رہا۔ صدیاں گزرنے کے باوجود اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اِطاعت گزار (فرمانبردار) ہیں اور اُن کی ہر شے کو محبوب رکھتے ہیں۔ مسیح دنیا کے لئے اِس محبت وخلوص میں ایک سبق ہے۔

اِسلامی آبادی کا ایک بیشتر حصہ ایک اہم عبادت کا پابند ہے جس کا نام نماز ہے۔ محمدیوں کا عقیدہ ہے کہ نماز بُرائیوں اور بے حیائی سے روکتی ہے بظاہر یہ عقیدہ دُرست نہیں کیونکہ نمازی ہی بُرائیوں کی طرف مائل نظر آتے ہیں لیکن تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ وہ شخص جو دن میں پانچ (05) مرتبہ نماز پڑھتا ہے یعنی ایک ماہ میں ایک سو پچاس (150) مرتبہ اپنے خدائے بَرتَر سے پرہیزگاری کا عَہد کرتا ہے اور گناہوں سے بیزاری ظاہر کرتا ہے بالآخر ایک دن وہ اپنے عہد میں کامل ہو جاتا ہے یعنی واقعی پرہیزگار بن جاتا ہے۔

مسٹر ایم کینگ) یہ صاحب رَقمطراز ہیں کہ انسان فطرتاً اِس بات کا عادی ہے کہ جب دُنیاوِی کاموں اور مجالسِ تفریح میں مشغول ہو جاتا ہے تو اُس کو اِصلاحِ نفس کا خیال نہیں رہتا اور بعض تفریحوں کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے۔ اِن حالات میں میں جب اِس بات پر غور کرتا ہوں کہ اِسلام نے اپنے وفاداروں پر دن رات میں پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے اور اُن کو مجبور کیا ہے کہ وہ ہر حال میں اُس فرض کو ادا کریں تو مجھے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ نماز ایک بہترین ذریعہ ہدایت ہے جب سچے عقیدے کا آدمی ہر طرف سے بے نیاز ہو کر خُلوص و محبت کے ساتھ اپنے خالق کو یاد کرتا ہے اور اُس کی تسبیح و تقدیس بیان کر کے اُس کی خوشنودی (رضامندی) چاہتا ہے اور اُس قادر وقُدّوس سے اِستِعانَت (مدد) طلب کرتا ہے تو یقیناً اُس کی روح ایک پاکیزہ حالت میں پہنچ جاتی ہے اور اُس کے دل ودماغ سے نفس پَرستی کا خَبْط (وہم) دور ہو جاتا ہے۔ میں نے اعلیٰ پوزیشن کے مسلمانوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے اَثر و اِقتدار کے لحاظ سے ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں اور کم حیثیت آدمی سے بات کرنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتے لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے تو ایک عظیم الشان آدمی بیتابانہ (بے تابی کے ساتھ) مسجد میں داخل ہوتا ہے اور اپنے غیر معروف (غیر مشہور) بھائیوں کے ساتھ فریضہ نماز اَدا کرتا ہے۔ اِس نظارے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اِس عبادت میں سادگی و فروتَنی (فرمانبرداری) کا سبق موجود ہے اور اِس میں مساوات (برابری) کا سبق موجود ہے اور اِس میں مساوات (برابری) کی شان نظر آتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اِسلامی رَسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عجیب انداز سے اَمیر و غریب، اَدنیٰ و اَعلیٰ کو ایک صف میں جمع کیا ہے اور مناسب طور پر غرور نَخْوَتْ (تکبر) کے طِلِسم (جادو) کو پاش پاش کیا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ نماز ایک بہترین عبادت ہے۔

نماز اَھلِ اِسلام کی نگاھوں میں) حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی آنکھ میں جب پانی اُتر آیا تو آنکھ کا علاج کرنے والے حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اِجازت ہو تو ہم آنکھ ٹھیک کر دیں لیکن پانچ (05) دن تک آپ کو احتیاط کرنا پڑے گی کہ سجدہ بجائے زمین کے کسی اونچی لکڑی پر کرنا ہو گا۔ اُنہوں نے فرمایا یہ ہر گز نہیں ہو سکتا واللہ ایک رکعت بھی مجھے اِس طرح پڑھنا منظور (قبول) نہیں۔ حضور اَکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد مجھے معلوم ہے کہ جو شخص ایک نماز بھی جان بوجھ کر چھوڑے وہ حق تعالی سے اِس طرح ملے گا کہ حق تعالیٰ اُس پر ناراض ہو گا۔[1] (دُرِ منثور)

---

[1] (الدر المنثور في التفسير بالمأثور. البقرة:238. 712/1. دار الفكر بيروت)

اگرچہ شرعاً اِس طرح سے مجبوری کی حالت میں نماز نہ پڑھنا جائز ہے اور یہ صورت نماز چھوڑنے کی وَعید میں داخل نہیں ہوتی مگر حضراتِ صحابہ کرام کو نماز کے ساتھ جو شَغَف (کمالِ رغبت) تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشاد پر عمل کرنے کی جس قدر اہمیت تھی اُس کی وجہ سے حضرت اِبنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنکھ کے علاج کو بھی پسند نہ کیا کہ اِن حضرات کے نزدیک ایک نماز پر ساری دنیا قربان تھی ہم ہیں کہ نماز کی قدر نہیں کرتے۔ زندگی گزر جاتی ہے مگر ایک نماز بھی نصیب نہیں ہوتی اگر کچھ پڑھتے بھی ہیں تو بے تَوَجُّہی (لاپرواہی) کا یہ عالم ہوتا ہے کہ بندہ نماز میں اور دل تَصَوُّرات کے بازار میں۔

ایں چنیں ذکرے کہ دار داثر　　　بزباں اللہ دردل گاؤخر

علامہ اقبال مرحوم نے خوب فرمایا:

گر میں سر بسجود ہوا تو ندا دی ہاتفِ غیب نے　　　تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

فضائل وکمالاتِ نماز

☆ نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مُتَعَدِّد (کئی) بار اور بڑی تاکید فرمائی ہے۔

☆ ایمان کے بعد عبادات میں اُسی کو درجہ عطا فرمایا ہے۔

☆ مؤمن کی معراج اُسی کو کہا گیا ہے۔

☆ قرآن واَحادیث میں اُس کے فضائل و کمالات بیشمار بیان کئے گئے ہیں ایک مسلمان کو اُنہیں پڑھنے، سننے کے بعد کبھی نماز میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے لیکن انسان طَبعی طور پر لالچی ہے اِسی لئے نماز کے فضائل و کمالات دوسرے ایسے طریقے سے عرض کروں کہ جن میں انسان کو دُنیَوی فَوائد کے حُصول پر نماز پڑھنا نصیب ہو۔

طِبّی فَوائد) نماز بطریقِ اِرشادِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ادا کی جائے تو ہر رُکن میں بیشمار فَوائد اور اَمراضِ جِسمانی سے شفاء بلا علاج نصیب ہوتی ہے۔

جسم کو چاک وچوبند رکھنے، اَعصابی تکلیفوں اور جوڑوں کی بیماریوں سے بچانے اور غذا ہضم کرنے میں مدد دینے کے لئے نماز بہت بڑا ذریعہ ہے علاوہ ازیں صحتِ جِسمانی کے لئے نماز کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہمارے خون کو لیسٹرول (Cholesterol) یعنی چربی کو کم کرنے کا باعث بنتی ہے۔

دل کی بیماریوں کا علاج) دل کے دورے، فالج، قَبْل از وقت بُڑھاپا، مَخبوطُ الحَواسی (بد حواسی کی حالت)، بَول و بَراز (پاخانہ پیشاب) کے بے قابو اور بے قاعدہ ہو جانے اور شوگر یعنی ذیابیطس وغیرہ سے بچاؤ کا راز بھی مضمر ہے۔

مزید اِجمالی فَوائدِ طِبّی) نماز کے دَافعِ مرض اَثرات (نماز کا مرض کے اَثرات کو دفع کرنا) تَسلیم شُدہ ہیں کہ وہ مختلف جِسمانی پٹھوں میں تَوازُن قائم کرتے ہیں اور کمر کے تَناؤ، تیز درد کمر کے تَدارُک (علاج) اور شفاء کے لئے مؤثر ہیں۔ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت سے جھکنا اور خَمیدَہ (ادب سے سر جھکا کے) بیٹھنا،

گردن سے انگوٹھوں تک سارے اَعصاب وپٹھوں میں کشادگی پیدا کرتا ہے۔ یہ عمل سارے پٹھوں کے دَرد کو دُور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ کِھچے ہوئے پٹھے اَکثر دردِ کمر، عِرقُ النِساء(ایک قسم کا درد جو ایک مخصوص نس میں پیدا ہوتا ہے)اور وَجعُ المَفاصل(جوڑوں کے درد)وغیرہ کا نُکتہ آغاز ہوتے ہیں۔

بعض اَقسام کے دردِ سر، درد آلود پیر، جامِد(بے حس)اور اَکڑے ہوئے کاندھے کُھل جاتے ہیں اور گنٹھیازدہ(ہڈّی کے جوڑوں کے درد کی بیماری)ہاتھوں اور اُنگلیاں مضبوط درد سے مبَرّا(دور)اور مربُوط(رواں)ہو جاتے ہیں۔دو، تین یا چار رکعتوں کے بعد سلام پھیرنا، گردن وچہرہ کے پٹھوں کے پھیلنے اور سُکڑنے کے سبب اُن تناسب کو پروان چڑھانے کے لئے اِنتہائی مؤثِر ہے۔ آگے کو جھکنا اور پھر سر کو ایک طرف سے دوسرے طرف گھمانا گردن کے پٹھوں میں پھیلاؤ اور پروان پیدا کرتا ہے۔ نیز کاندھوں اور ریڑھ کے پٹھوں میں بھی مذکورہ بالا جسمانی اَثرات کے نتیجے میں مرد اور عورتوں کے پٹھوں میں مُتَناسِب توازن اور باہم رَبط بڑھاتے ہیں۔ سیدھی ریڑھ اور اچھی طرزِ قامَت(قامت پر راشت)پیدا کر لیتے ہیں ایک اچھا طرزِ قامت شخصیت کو دَو بالا کرنے کی کَلید(چابی)ہے۔اِن تمام طبعی اَثرات کا مجموعی نتیجہ یہ ہے کہ ایک فردان تمام چھوٹی بڑی رحمتوں سے بہرہ وَر (خوش قسمت)ہونے کے قابل ہو جاتا ہے جن کی اللہ تعالیٰ نے نَوعِ انسانی پر حد سے زیادہ نَوازِش فرمائی ہے اور جنہیں ہم سینکڑوں تکالیف، دَرد اور تَناؤ کے سبب نظر اَنداز کر دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

دیگر فَوائد) اگر کوئی شخص نماز کو صحیح طور پر ادا کرنا چاہے یعنی آہستہ اور تَحَمُّل کے ساتھ تو وہ قوتِ یکسوئی پیدا کر لے گا اور پُر سُکون رہنا سیکھ لے گا جو قائدانہ صلاحیت کا پہلا زینہ ہے اور آج ہمیں قائدین کی ضرورت ہے۔ ہر ایک رکعت میں سیدھا کھڑا ہونا اور پھر رُکوع میں آگے جھکنا اور پھر نیچے جاکر سجدے میں آگے جھکنا اور پھر سیدھی حالت میں واپس آنا،اِس عمل کا دن میں پانچ مرتبہ دُہرانا کمر اور پاؤں کے پٹھوں کو عمل میں لاتا ہے خاص طور پر چوڑے پٹھوں کو مُتناسِب بناتا ہے اور اِسی طرح گنٹھیا(ہڈّی کے جوڑوں کے درد کی بیماری)اور لاکھوں دیگر اَمراض کا تَدَارُک(علاج) کرتا ہے مزید بر آں عِبادَۃُ الصُّبح(تہجد و فجر)وہ کلید (چابی)ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور خزانوں کو کھولتی ہے۔ شام کی عبادت وہ کُنجی ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں لے آتی ہے اور محفوظ کر دیتی ہے۔

(ایچ ڈبلیو ہیچر، روزنامہ جنگ کراچی)

نمازِ فجر کے فَوائد) صبح کی نماز جیسا کہ ہیچر نے بڑی عُمدگی سے وضاحت کی ہے کہ وہ کلید(چابی)ہے جو لامُتناہی(لا محدود) خزانے کھول دیتی ہے۔ سورج کے طُلوع ہونے سے قَبل ایک عام انسان کو ایک طویل اور پُر سُکون یا مختصر اور نیند کے بعد ایک مختصر اور تیز حرکت کی ضرورت ہے جو فوری طور پر چاق وچوبند کر دے اور اُسے متحرک(سرگرم عمل) بنادے اور اِسی لئے صبح کی نماز صرف دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض پر مشتمل ہے اُسے پابندی سے ادا کیجئے اور اُس کا نتیجہ خود دیکھ لیجئے مجھے یقین ہے اُس کے بعد تہجد تک نوبت پہنچے گی۔(ویسے بعض لوگ صبح کو میلوں تک پیدل چلتے ہیں لیکن افسوس کہ نماز پڑھنے سے محروم ہیں)

دانائے اَسرار و رموز(صلی اللہ علیہ وسلم)) مذکورہ بالا بیان سے ثابت ہوا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جُملہ اَسرار رُموز (تمام رازوں) سے واقف ہے اِسی لئے آپ نے ایک مختصر عبادت(نماز) کا حکم فرما کر غریب انسانوں کو بہت سی لاعلاج بیماریوں سے بلا علاج محفوظ فرما لیا۔

نماز میں شفاء) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہوئے میں مسجد میں دردِ شِکَم (پیٹ درد) کے باعث لیٹا ہوا تھا فرمایا تو بیمار ہے۔ عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے اِرشاد فرمایا نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ نماز میں شفاء ہے۔ میں نماز میں شامل ہو گیا جب رُکوع میں گیا تو درد جاتا رہا۔[2] (طبِ نبوی)

نماز شفائے اَمراض) ویسے تو ہر پنجگانہ تمام اَمراض کا علاج ہے لیکن بعض نَوافل و وظائف خُصوصیت سے بیماریوں کا علاج اور روحانی شفاء ثابت ہوئے۔ چنانچہ فقیر اُویسی غُفِرَلَہ آسانی کے لئے عرض کئے دیتا ہے۔

نماز اور صحت) نمازِ ظہر، مغرب یا عشاء کے بعد دو رکعت نمازِ نفل (بہ نیت سلب مرض) کسی مریض کے لئے پڑھنی اَفضل ہے اول رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ فلق، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الناس تین مرتبہ پڑھے۔ بعدِ سلام درود پاک تین مرتبہ پڑھ کر یہ آیتِ قرآنی یک صَد اور سہ (۱۰۳) مرتبہ پڑھے: اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ۔ (پارہ۲۰، سورۃ النمل، آیت ۶۲)

ترجمہ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کرتا ہے بُرائی۔

پھر تین مرتبہ دورد پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے نہایت خُشوع و خُضوع (عاجزی وانکساری) کے ساتھ مریض کے لئے دعائے صحت کرے انشاءاللہ اِس نماز اور دعا کے باعث پروردگارِ عالم اپنی رحمت سے مریض کو صحت عطا فرمائے گا۔ یہ نماز مریض کے کسی قریبی کو پڑھنی چاہیے تاکہ دل سے دعا مانگے اور تین روز یا سات روز پڑھے۔

نماز و وظائف) ہر قسم کی بیماری کے لئے یہ وظیفہ پڑھنا اَفضل ہے۔ مریض کے کسی عزیز کو چاہیے کہ اول وقت نمازِ فجر کے دو رکعت سنت پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے مریض کے سرہانے کھڑا ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے "یااللہ یارحمن" ایک سو اکیس (121) مرتبہ اول و آخر درود پاک پڑھے پھر نمازِ فجر کے دو فرض پڑھے یہ عمل برابر سات روز کرے ان شاءاللہ تعالیٰ یہ عمل ہر بیماری کے لئے موثر ہے اور یہ وظیفہ پڑھنے والا نماز کا پابند ہو۔

دوسرا نُسخہ) بعد نمازِ ظہر مجمع کے ساتھ کسی مریض کے لئے "یاسلام" کا ختم سوا لاکھ (125000) مرتبہ پڑھنا اَفضل ہے۔ ختم ایک روز میں مکمل کرنا ہے ان شاءاللہ بہ حکمِ الٰہی مریض کو صحت ہو گی (ان شاءاللہ)

تجربہ اُویسی غُفِرَلَہ) فقیر اُویسی غُفِرَلَہ کا تجربہ ہے کہ بیماری ہو یا کوئی مشکل کام اُس کے لئے کم از کم ایک سو (100) دوگانہ (نفل) کی منّت مانی جائے تو بیماری سے شفاء اور ہر مشکل حل ہوتی ہے ایسے ہی میلاد شریف اور گیارہویں شریف حضور غوث اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منّت بھی مُفید ثابت ہوئی ہے لیکن عقیدہ صحیح اور عقیدت مستحکم (مضبوط) شرط ہے۔ ڈانواں ڈول (بے قراری) اور پریشان خیالی ویسے بھی ہر کام میں ناکام کرتی ہے۔

---

[2] (الطب النبوي لابن القيم، القسم الثاني وهو فصول في هديه صلى الله عليه وسلم في العلاج بالأدوية الروحانية الإلهية المفردة، والمركبة منها، ومن الأدوية الطبيعية، فصل في بيان جهة تأثير هذه الأدوية في هذه الأمراض، ص155، دار الهلال بيروت)

استدلالِ اُویسی غُفِرَلَہ) فقیر اُویسی غُفِرَلَہ نے یہ اِستدلال حدیث شریف: فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً [3] (یعنی نماز میں شفاء ہے۔) کے عُموم سے کیا ہے اِس لئے کہ نماز میں شفاء کا حکم عام ہے دُنیوی ہو یا دینی، ظاہری ہو یا باطنی، جِسمانی ہو یا روحانی اور آخرت کی تو بات ہی کیا ہے اِسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ [4] (یعنی میں جامع کلمات دیا گیا ہوں۔)

اور جَوامِعُ الکَلِم (وہ کلام جن میں الفاظ تھوڑے اور مطالب بہت ہوں) کا تقاضا یہی ہے جو فقیر نے عرض کیا۔

(جوامع الکلم کی تفصیل کے لئے فقیر کا رِسالہ ''مَجْمَعُ الکَلِم فی جَوَامِعِ الکَلِم'' پڑھیے)

تفصیلی فَوائد) جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد عالم فرماتے ہیں کہ نماز اگر صحیح طور سے ادا کی جائے تو ہر عمر کے مرد و عورت کے لئے نہایت موزوں و مناسب ورزِش کا کام دیتی ہے۔ نماز میں مندرجہ ذیل کوتاہیاں ہو جاتی ہیں:

☆ہم رکوع میں جھکی ہوئی کمر کو سیدھا یعنی گردن کے مُتوازی (برابر) نہیں رکھتے۔

☆اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر سجدے میں نہیں جاتے۔

☆سجدے میں کہنیاں زمین پر لگا لیتے ہیں ہتھیلیوں پر بوجھ نہیں ڈالتے۔

☆مرد سجدے میں رانوں کو پیٹ کے ساتھ لگا دیتے ہیں اور اِسی طرح پیشانی کو زمین پر گھٹنوں کے قریب ہی رکھ لیتے ہیں۔

☆سجدے میں اُٹھتے وقت ہاتھ گھٹنوں کے اوپر نہیں رکھتے زمین پر ہاتھ رکھ کر اُٹھتے ہیں۔

☆سلام پھیرتے وقت گردن کو پوری طرح نہیں موڑتے۔

اگر ہم رَسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشاد اور عمل کے مطابق صحیح طریقے سے نماز ادا کریں تو جسم کا کوئی عُضو ایسا نہیں ہے جس کی بہترین طریقے سے ورزِش نہ ہو جائے۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

تکبیر) نیت باندھتے وقت کہنی کے سامنے کے عَضلات اور کلائی کے پیچھے کھینچنے والے عَضلات (گوشت اور پٹھوں سے مرکب عضو) اور کندھے پر جوڑ کے عَضلات حصہ لیتے ہیں عَضلات کی حرکات اُن کو مضبوط بناتی اور اُن میں خون کا دورانیہ بڑھاتی ہے۔

اقامت) ہاتھ باندھتے وقت کہنی کے آگے کھینچنے والے اور کلائی کے آگے اور پیچھے کھینچنے والے عَضلات حصہ لیتے ہیں جبکہ باقی جسم کے عَضلات سیدھے کھڑے ہونے تک اپنا کام نارمل (Normal) طریقے سے ادا کرتے ہیں۔

---

[3] (مسند الإمام أحمد، باقي مسند المكثرين، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 390/2، حديث8823، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[4] (مسند الإمام أحمد، باقي مسند المكثرين، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 314/2، حديث27367، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

رُکوع) گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر کمر کو جھکانے کی حالت کو رُکوع کہتے ہیں۔اِس حرکت میں تمام جسم کے عَضلات کی ورزِش ہوتی ہے اِس میں کُولھے کے جوڑ پر جُھکاؤ جبکہ گھٹنے کے جوڑ سیدھی حالت میں ہوتے ہیں۔ کہنیاں سیدھی کھنچی ہوتی ہیں اور کلائی بھی سیدھی ہوتی ہے اور اُن کے تمام عَضلات چُست حالت میں رہتے ہیں جبکہ پیٹ اور کمر کے عَضلات جھکتے اور سیدھے ہوتے وقت کام کرتے ہیں۔

سَجدہ) سجدے میں کُولھے، گھٹنے پر جُھکاؤ، ٹَخنے پر جُھکاؤ اور کُہنیاں بھی جُھکی ہوئی ہوتی ہیں جبکہ ٹانگوں اور رانوں کے پیچھے کے عَضلات کھنچے ہوتے ہیں اور کندھے کے جوڑ کے پٹھے اُس کو باہر کی طرف کھینچتے ہیں۔ کلائی کے پیچھے کے عَضلات کھنچے ہوتے ہیں۔ سجدے میں عورتوں کے لئے گھٹنوں کو چھاتی سے لگا لینا اَحسن ہے یہ بچہ دانی کے پیچھے گرنے کا بہترین علاج ہے دنیا کے تمام ڈاکٹروں کی رائے میں اِس تکلیف و مرض کا یہ مناسب ترین علاج ہے۔

تشہد) التحیات (تَشَہُّد) پڑھتے وقت جبکہ جسم بیٹھنے کی حالت میں ہوتا ہے گھٹنے اور کولھے پر جُھکاؤ ہوتا ہے ٹخنے اور پاؤں کے عَضلات پیچھے کھنچے ہوتے ہیں اور کمر کے عَضلات پیچھے اور گردن کے عَضلات کھنچے ہوتے ہیں۔

سلام) سَلام پھیرتے وقت گردن کے دائیں اور بائیں طرف کے عَضلات کام کرتے ہیں اِسی طرح تمام جسم کے عَضلات کی باری باری ورزِش ہوتی رہتی ہے اور دورانِ خون کو بہتر بنانے میں اِمداد (مدد) ملتی ہے جو کہ انسانی جسم کی نَشو و نُما اور صحت کے لئے ضروری ہے۔

سجدے کے فَوائد) سجدے میں اور بھی بہت سے جِسمانی فَوائد مُضْمَر (پوشیدہ) ہیں دماغ کو خون کی بہت ضرورت رہتی ہے کیونکہ یہ رئیس الاعضاء ہے اور اُس کا محلِ وُقوع ایسا ہے کہ اُس کی وجہ سے دماغ تک خون پہنچانا بہت مشکل ہوتا ہے بالخصوص اُس وقت جبکہ شریانیں بھی تنگ ہوں سجدہ اُس کا بڑا ہی موزوں علاج ہے۔

بڑھاپا اور نماز) بُڑھاپے میں گھٹنوں کی بیماری کا ایک بڑا علاج گھٹنوں کے اوپر کے عَضلات کو تقوِیّت پہنچانا اور مضبوط رکھنا ہے اِس لئے کہ اِس بیماری میں اِس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ گھٹنوں کے بجائے یہ عَضلات جسم کا بوجھ برداشت کریں۔ نماز پڑھنے سے یہ لَحمی اَعضاء خوب مضبوط اور توانا ہو جاتے ہیں لٰہذا گھٹنوں کی اِس بیماری کا قدرتی اِزالہ ہو جاتا ہے۔ (مزید تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''بڑھاپا'')

دل) خون کی اَحسن طریقے سے فراہمی کے لئے جہاں شریانوں کا صحیح ہونا ضروری ہے وہاں دل کی صحت کی اَشد ضرورت ہے کیونکہ یہی پمپ گندا خون جسم سے لے کر پھیپھڑوں میں آکسیجن (oxygen) حاصل کرنے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ (carbon dioxide) اور دیگر مُضِر صحت گیسوں کے خارج کرنے کے لئے بھیجتا ہے اور پھر پھیپھڑوں سے لے کر شہ رگ میں پمپ کرتا ہے اور اِس طرح شریانوں کے ذریعے جسم کے ہر حصے میں خوراک اور آکسیجن (oxygen) پہنچاتا ہے۔ دل کے خراب ہونے سے تمام اَعضاء کی صحت خطرے میں پڑ جاتی ہے اِن جِسمانی کیفیات کا علم ہمیں سائنسی تحقیق کے بعد حاصل ہوا ہے لیکن اندازہ فرمایئے کہ ہمارے رہبرِ اَعظم، رَسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو (1400) سال پیشتر سادہ اَنداز عام الفاظ میں اِرشاد گرامی کے ذریعے سمجھایا:

إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ [5]

یعنی بیشک جسم میں ایک لو تھڑا ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور اگر اُس میں خرابی پیدا ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے خوب سمجھ لو وہ لو تھڑا دل ہے۔

قیلولہ) دوپہر کو تھوڑی دیر سونا نہایت مُفید ہے بالخصوص گرمی کے موسم میں جبکہ دن لمبے ہوتے ہیں ضرور سونا چاہیے سونے سے اَعضائے رئیسہ (دل، دماغ، جگر اور خصیے) خصوصاً دل ودماغ کو آرام ملتا ہے دل کے مریض کے لئے قَیلولہ بہت ہی مُفید ہے۔ رَسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑی دیر اِستِراحت (آرام) فرماتے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی اُس پر عمل تھا اِس ضمن میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداؤد،، تِرمذی، اِبنِ ماجہ وغیرہ کُتُبِ اَحادیث میں مُتَعَدّد اَحادیث موجود ہیں۔ فقیر اُویسی غُفِرَلَہ نے اُن سب کو رِسالہ "فی اتباع الشرعیہ" میں درج کیا ہے۔ (فقیر جس طرح کا بھی ہے اور سنتوں پر عمل تو شاید نصیب ہو لیکن سنت سمجھ کر سرما و گرما میں قیلولہ کا بڑا عامل ہے الحمد للہ صحت مند اور تندرست بھی ہے۔)

خمس صلوات کے اوقات اورفَوائد) ہم اَکثر لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ رکعتوں کی تعداد اور اَوقات کے بارے میں اتنی سخت جمعیت بندی (علیحدہ علیحدہ گروہوں میں تقسیم) کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ دنیا میں کہیں بھی کسی ضابطہ کے مؤثِر ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب سے پہلے بڑی مجلسِ قانون ساز نے اُس کی منظوری دی ہو ٹھیک اِسی طرح پروردگار نے اِسلام کی ایک ضروری عبادت کے طور پر نماز کا حکم صادِر فرمایا۔

ہر مسلمان پر ایک مخصوص (خاص) عمر کے بعد نماز فرض کی گئی ہے تلوّن مزاجی (غیر مستقل مزاجی) کے تدارُک (علاج) کے لئے پروردگار نے ایک دن کے دوران ادائے نماز کے مُتَعَیّن ترتیب تجویز فرمائی ہے۔

اِس ترتیب کے بارے میں پھر وہی گزارش کہ نماز مسنون طریقہ اور باقاعدگی کے ساتھ ادا کی جائے تو یہ صحت کا بہت بڑا ذریعہ ہے اِس سے کئی جِسمانی بیماریوں سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

کولیسٹرول) یعنی چربی کو جو کہ شریانوں میں تنگی پیدا کرتی ہے کم کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ اور بہترین ورزِش ہے اور ورزِش بلاناغہ ہر روز کرنا نہایت ضروری ہے بلکہ اس سے اصل مقصد اُسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جبکہ دن میں کئی بار ورزش کی جائے کیونکہ ہم دن میں کئی مرتبہ کھانا کھاتے ہیں اُتنی ہی بار کولیسٹرول (Cholesterol) یعنی چربی ہمارے خون میں عام سطح سے اُونچی ہو جاتی ہے جبکہ خون گاڑھا ہو جاتا ہے اور یہی وقت ہے جبکہ یہ شریانوں میں بیٹھتی ہے اگر یہ اچھی طرح جم جائے تو اُس کا اُکھڑ نا نہایت دُشوار ہو جاتا ہے۔ عام طور پر اتنی زیادہ اور اتنی بار ورزِش سوائے اُن لوگوں کے جو مزدوری یا کاشت اور کھیتی باڑی کرتے ہیں بالکل ناممکن ہے۔

---

5) (صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه، 29/1، حديث 52، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)
(صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب أخذ الحلال وترك الشبهات، 1220/3، حديث 1599، دار إحياء الكتب العربية)
(حاشية السندي على سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب الوقوف عند الشبهات، 476/2، حديث 3984، دار الجيل)

احسانِ عظیم) اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض کر کے ہم پر بہت احسان فرمایا ہے نماز جہاں ہمیں روحانی عروج عطا کرتی اور بُرائیوں سے نکال کر پاکیزگی کے دائرے میں داخل کرتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ (پارہ ۲۱، سورہ العنکبوت، آیت ۴۵)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

وہاں یہ جسمانی صحت کے لئے ہماری اِنتہادرجے کی مُعاوِن (مددگار) ہے جسم کو چاک وچوبند رکھنے، اَعصابی تکلیفوں اور جوڑوں کی بیماریوں سے بچانے اور غذا ہضم کرنے میں مدد دینے میں نماز بہت بڑا ذریعہ ہے۔ علاوہ اَزیں جِسمانی صحت کے لئے نماز کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ ہمارے خون میں کولیسٹرول (Cholesterol) یعنی چربی کو کم کرنے کا باعث بنتی ہے پھر جیسا کہ سُطورِ بالا میں وضاحت کی جاچکی ہے دل کے دورے، فالج، قَبْل از وقت بڑھاپا، مَخبوطُ الحَواسی (بد حواسی کی حالت)، بَول وبَراز (پاخانہ پیشاب) کے بے قابو اور بے قاعدہ ہوجانے اور شوگر یعنی ذیابیطس وغیرہ سے بچاؤ کا راز بھی نماز میں مُضْمَر (پوشیدہ) ہے۔

طِبّی نُکتہ) یہاں یہ نکتہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ دل کا دورہ اگر پچاس (50) سال کی عمر کے بعد پڑے تو زیادہ خطرناک نہیں ہوتا کیونکہ عمر کے ساتھ ساتھ جوں جوں دل کی شریانیں تنگ ہونا شروع ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ نے ساتھ ساتھ نئی شریانیں نکالنے کا اِنتِظام کررکھا ہے جو بوقتِ ضرورت خون کی فراہمی میں مدد دیتی ہیں اُسے اِمدادی دورانِ خون کہتے ہیں اِس لئے عالَمِ پِیری (بڑھاپے کی حالت) میں دل کے دورے زیادہ خطرناک نہیں ہوتے۔ آج کل بدقسمتی سے کم عمری میں ہی شریانیں تنگ ہوجاتی ہیں اور کم عمری کی وجہ سے قدرتی طور پر نئی شریانیں بھی نہیں نکلتی۔ اِن شریانوں کو نکالنے کے لئے مُتوازی ورزِش کی ضرورت ہے جو نماز میں بصورتِ عبادت موجود ہے اِس لئے مریض کو نماز قائم کرنی چاہیے اور آہستہ آہستہ کثرت سے نَوافل پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیے یہاں یہ بات عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ رَسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کے لئے زیادہ نَوافل پڑھنے چاہئیں اِس سے روحانی اور جِسمانی دونوں مَفاد (فائدے) حاصل ہوتے ہیں۔

نماز باجماعت) ☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکِ جماعت پر سخت وعید فرمائی۔ جماعت سے نماز نہ پڑھنے والوں کے گھروں کو جلانے کا قصد (ارادہ) فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک نابینا صحابی (حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا کہ مجھے مسجد میں لانے والا کوئی نہیں اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی رُخصت فرمائی جائے۔ پہلے اُسے رُخصت عطا فرمائی پھر واپس بلا کر ارشاد فرمایا کہ تم اذان سنتے ہو؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا مسجد میں نماز ادا کرو ابنِ اُمّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ بھی اِرشاد فرمایا کہ مسجد کے بغیر نماز پڑھنے کی تمہیں کوئی رُخصت نہیں۔ [6]

☆ حضرت عبداللہ بِن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ہم نے دیکھا جماعت سے پیچھے وہی شخص رہتا ہے جو ظاہر باہر منافق ہو اور فرمایا بعض اوقات ایسے معذور شخص جماعت میں شرکت کرتے تھے جنہیں مسجد میں لایا جاتا حالانکہ اُن کے پاؤں زمین سے گھستے جاتے تھے۔ [7]

---

[6] (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب یجب إتیان المسجد علی من سمع النداء، 452/1، الحدیث 1044، دار إحیاء الکتب العربیۃ)

[7] (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، 370/1، الحدیث 520، دار إحیاء الکتب العربیۃ)

☆حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ جس نے اذان سُنی اور بغیر عُذر کے مسجد میں آکر نماز نہ پڑھی بلکہ اپنے گھر میں ادا کرلی تو اس کی وہ نماز (کامل طور پر) مقبول نہ ہوگی۔[8]

☆ایک عُذر بیماری ہے یا خوف یا سخت آندھی اور شدید بارش کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم مساجد میں نماز ادا کرنا ترک کردو گے تو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت ترک کردو گے تو بہت بڑی نعمت سے کُفر (ناشکری) کروگے۔[9]

☆حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد کے ہمسایہ کی نماز صرف مسجد میں ہی ہوسکتی ہے ایک سوال کے جواب میں اِرشاد فرمایا کہ مسجد کا ہمسایہ وہ ہے جو اذان سُنے۔[10]

☆حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ رات کے اندھیرے میں چل کر عشاء کی نماز جماعت سے ادا کرتے ہیں ان کو قیامت میں اللہ تعالیٰ نورِ تام (کامل نور) عطا فرمائے گا جو اُن کی قیامت کے اندھیرے میں رہنمائی کرے گا۔[11]

☆حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ اچھا نظر آتا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ سے سلامتی سے ملاقات کرے تو جب مسجد میں اذان دی جائے فوراً حاضر ہو کر نماز ادا کرے۔[12]

☆ایک لمبی حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قدموں پر چل کر مساجد میں جانا، وضو کو مکمل کرنا، نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، جو شخص پانچوں نمازیں اہتمام سے پڑھے زندگی خیریت سے گزارے گا اور خیریت سے اُس کی وَفات ہوگی اور گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوگا جیسے آج شکمِ مادر (ماں کے پیٹ) سے آیا ہے۔[13]

سبق) نماز نہ پڑھنا آج مسلمانوں نے اپنا وظیفہ بنا رکھا ہے اور جماعت کے ساتھ اور پھر مسجد میں کسی قسمت والے کو نصیب ہے۔ بے عمل پیر اور بے عمل قاری، حافظ اور مولوی نماز اور پھر باجماعت نماز کی ادائیگی سے محروم ہیں جیسے مرزا قادیانی مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کی حاضری سے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باجماعت نماز ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ

---

8) (سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، 260/1، الحديث793، المكتبة العلمية)

9) (مسند الإمام أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه، 455/1، الحديث4342، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

(سنن النسائي، كتاب الإمامة، المحافظة على الصلوات حيث ينادى بهن، 108/2، الحديث849، مكتب المطبوعات الإسلامية، سنة النشر: 1414هـ/ 1994م)

10) (مصنف عبد الرزاق، كتاب الصلاة، باب من سمع النداء، 498/1، الحديث1915، المكتب الإسلامي، سنة النشر: 1403هـ/ 1983م)

11) (سنن أبي داود كتاب الصلاة، باب ما جاء في المشي إلى الصلاة في الظلم، 154/1، حديث561، المكتبة العصرية)

12) (صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، 453/1، الحديث 1046، دار إحياء الكتب العربية)

13) (مسند الإمام أحمد، ومن مسند بني هاشم، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب عن النبي صلى الله عليه وسلم، بداية مسند عبد الله بن العباس، 368/1، الحديث3474، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

نوٹ) نماز باجماعت کے مزید فضائل وفَوائد فقیر کی تصنیف "نمازِ باجماعت کے فضائل وفَوائد" کا مطالعہ کیجئے۔

اضافہ برائے اِستفادہ واِستفاضہ) یہاں تک عزیزم حافظ رحیم بخش اُویسی صاحب کی اِشاعت تھی اگلے صفحات عزیزم صوفی مختار احمد صاحب اُویسی کی خواہش پر کچھ اضافہ کیا جاتا ہے تاکہ عوامِ اَہلِ اِسلام بلکہ خَواص کو فائدہ دُنیوی واُخرَوِی ہو۔

☆ فقیر نے یہ رِسالہ چند سال پہلے لکھا تو جوانی ڈھل کر بُڑھاپے کو دعوت دے رہی تھی فطرتی طور پر بُڑھاپا ضُعف ونَقاہت (کمزوری) کے ساتھ بیماریاں بھی ساتھ لاتا ہے۔ فقیر کو حضرت کلیم محمد نَوَّرَاللہُ مرحوم نے مشورہ دیا کہ آپ روزانہ میل دو میل پیدل چلا کریں بالخصوص صبح سویرے۔ فقیر نے جواب دیا کہ فقیر الحمدللہ پنجگانہ گھر سے چل کر نماز باجماعت مسجد شریف میں ادا کرتا ہے مجھے یہی ورزِش کافی ہے۔الحمدللہ فقیر کی ورزِش فقیر کے کام آرہی ہے کہ بُڑھاپے کے باوجود بوڑھا نہیں ہوں چاک وچوبند ہوں اَمراضِ مقدَّرہ (تقدیر میں لکھی بیماریوں) کو نہ میں روک سکتا ہوں نہ اَطبّاء نہ ڈاکٹر۔

☆ایک صاحب نے فقیر سے شکایت کی کہ مجھے تَپِ مُحرِقَہ اور تَپِ دِق نے گھیرا ہوا ہے علاجِ بِسیار (متعدد علاج) کے باوجود طبیعت اِعْتِدال (توازن) پہ نہیں آرہی۔ فقیر نے اُنہیں مشورہ دیا کہ صبح سویرے اُٹھ کر وضو کرکے صبح کی نماز مسجد میں ادا کیا کریں خدا تعالیٰ کا فضل ہوا تو اِس طریقہ پر عمل کرنے سے وہ شخص صحت یاب ہوگیا اِسی طرح کئی اَحباب اِس مشورہ پر عمل کرنے سے صحت وتندرستی کے مزے لوٹ رہے ہیں۔

☆کسی حکیم صاحب کو کسی نے فقیر کا یہ نسخہ سُنایا تو حیران ہوگئے کہ مولوی ہو کر ایسا نسخہ کہاں سے پایا۔ میں نے کہا کہ میں نے بھی طبّ کا کورس مکمل پڑھا ہے۔ میزان الطب اور طِبِّ اِکسیر، موجز، سدیدی نفیسی شرح،اَسباب حضرت اُستاد حکیم اللہ بخش صاحب تھلوی علیہ الرحمۃ سے سبقاً پڑھیں اور گاہے گاہے (بیچ بیچ میں) طبّ کی کتابوں کا مطالعہ بھی کرتا رہتا ہوں اور یہ فن میں نے کسی لالچ سے نہیں پڑھا بلکہ شوقیہ طور پر وہ بھی جُملہ عُلوم وفُنونِ اِسلامیہ کی فَراغت ۱۹۵۲ء کے بعد۔ وہ بھی کسی اُستاذ مَمدوح الصدر علیہ الرحمۃ کی مہربانی سے کہ اُن کے پوتے، نَواسے فقیر کے ہاں علومِ اِسلامیہ پڑھتے تھے اور اُن کا دَولت کدَہ (گھر) فقیر کے مدرسہ مَنبعُ الفُیوض حامد آباد کے چند فَرلانگ (220 گز) کے فاصلہ پر تھا شفقت کرتے ہوئے روزانہ تشریف لاکر طبّ کا کورس مکمل کرایا۔ ویسے پہلے بھی پانچ جماعت اُردو اور نظم فارسی تا بوستان اُن سے پڑھ چکا تھا۔ اگر فقیر یہ ہمت کرتا تو ان شاءاللہ تعالیٰ چوٹی کے اَطبّاء سے شمار ہوتا لیکن مجھے اُس سے دلچسپی نہ ہوئی کیونکہ مروی ہے:

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَان۔[14] (تذکرہ صدرالشریعہ، صفحہ۱۲)

یعنی علم دو ہیں علمِ دین اور علمِ طبّ۔

عُلوم میں بہتر علمِ دین ہے۔اِس لئے کہا کرتا ہوں کہ میں بے عَمَل حکیم ہوں لیکن علمِ اِلاسلام کی خدمت میں ہر وقت کمربستہ ہوں۔ بہر حال صبح کی نماز کے لئے صبح اُٹھ کر وضو کرکے نماز کے لئے مسجد میں آنے سے دیگر بیماریوں کے علاوہ تَپِ دِق، تَپِ مُحرِقَہ (دونوں مہلک بیماریاں ہیں) سے نجات ملتی ہے ان شاءاللہ۔اُس کی

---

[14] (إحياء علوم الدين، كتاب العلم، الباب الخامس في آداب المتعلم والمعلم، 54/1، دار المعرفة–بيروت)
(كشف الخفاء، حرف الميم، 214/2، مكتبة القدسي، لصاحبها حسام الدين القدسي القاهرة)

وجہ علم الطِبّ نے یہ لکھی ہے کہ رات کو انسان جس بستر پر سوتا ہے تو جسم کے جراثیم بستر پر اثر انداز ہوتے ہیں اُس کی علامت یہ ہے سونے والی جگہ (بستر ہو یا نہ ہو) گرم ہو جاتی ہے موسمِ گرما ہو یا گرما۔ وہ یہی جراثیم ہیں جو بیداری کے بعد جسم سے لپٹے رہتے ہیں یہ جسم میں گُھس جاتے ہیں تو کئی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ حکیمِ کائنات، حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو کیمیائی نُسخہ بتایا کہ صبح سویرے اُٹھو اور نماز کے لئے مسجد میں آکر نماز پڑھو تو اُس کی طبّی حکمت یہی ہے کہ صبح کی بادِ صَبا (صبح کے وقت قبل طلوع شمال مشرق سے چلنے والی ہوا جو صحت بخش و خوش گوار ہوتی ہے) انسانی جسم کے لئے اِکْسیرِ اَعْظَم ہے اُس کے جسم پر لگنے سے ہزاروں بیماریوں کی شفاء ہے اُن میں اُن جراثیم کا مرِ مٹنا بھی ہے جو رات کو سونے سے جسم کو چمٹے تھے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

☆ فقیر ایک سال ۱۴۰۴ھ میں مسجد سیرانی میں مُعتکِف تھا (صرف اسی سال مدینہ منورہ مسجد نبوی کے اعتکاف سے محروم رہا وہ بھی ایک ساتھی کے ویزا لگوانے کی سستی کی وجہ سے) نامعلوم اِفطار کے بعد کوئی غذا ثقیل (بھاری غذا) کھائی یا پانی زیادہ پیا گیا کہ عشاء سے پہلے پیٹ کا درد مہمان ہو گیا۔ تراویح میں کچھ پارے پڑھنے بھی تھے شدتِ درد کے باوجود فقیر نے رکعاتِ تراویح میں کچھ ضرورت سے زیادہ طوالت کی اُس سے بعدِ تراویح کافی حد تک مسئلہ حل ہو گیا کہ درد کم ہو گیا اور پیٹ کی ثقالت بھی کمزور پڑ گئی۔ فقیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے یہ عمل کیا اور وہ حدیث پہلے مذکور ہو چکی ہے۔

☆ فقیر نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ نماز کی ادائیگی کے سامنے ہزاروں رکاوٹیں آئیں اور ایسی کہ اُن سے بہت نقصان کا نہ صرف خطرہ ہو بلکہ یقین ہو کہ واقعی بہت ضَرَر (نقصان) پہنچے گا لیکن نماز پڑھنے کو ترجیح دی جائے ان شاءاللہ نماز پڑھنے سے معمولی نقصان نہ ہو گا بلکہ منجانب اللہ بہت بڑا اِنعام نصیب ہو گا۔

فقیر اپنے چند واقعات پیش کرتا ہے اِس سے اگرچہ عُجب (اپنے کو بڑا سمجھنے) کا خطرہ ہے لیکن تحدیثِ نعمت کے طور عرض کرتا ہے شاید کسی کو نماز کے فَوائد کی لالچ سے نماز کی پابندی نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ عُجب و فخر سے محفوظ رکھے اگر ہو تو یہ طُفیلِ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم معاف فرمادے۔

☆ فقیر ایک دفعہ کوٹ مٹھن شریف کے لئے جارہا تھا چا نجنی اور ظاہر پیر کے درمیان نمازِ عصر کا آخری وقت ہونے لگا فقیر نے ڈرائیور کو عرض کیا تو اس نے فقیر کی گزارش کو ٹھکرا دیا میں نے عرض کی مجھے وضو ہے صرف دو رکعت پڑھوں گا آپ کا وقت ضائع نہ ہو گا لیکن اُس نے ایک نہ مانی۔ میں نے کہا بس رُوک دُو ورنہ میں بس سے چھلانگ لگا دوں گا۔ اُس کے بعد جو کچھ ہو گا خدا کو سپُرد۔ اُس نے میری دھمکی سے صرف ایک منٹ بس روکی فقیر نیچے اُترا تو بس چلادی۔ فقیر نے نمازِ مغرب اطمینان سے پڑھی اُس کے بعد پیدل چل کر آگے سفر طے کیا اور کچھ بس کے ذریعہ بڑی مشکل سے الحمد للہ کوٹ مٹھن شریف تقریر کے صحیح وقت پر پہنچ گیا۔

☆ فقیر فیصل آباد سے لاہور جارہا تھا ظہر کا وقت آخری محسوس ہونے لگا میں نے ڈرائیور سے عرض کیا کہ اڈہ آگیا ہے میرا وضو ہے صرف دو رکعت پڑھنے دیجئے۔ ڈرائیور صاحب نے فرمایا وقت نہیں ہے میں نے نماز شروع کر دی۔ ڈرائیور نے بس بھگادی۔ نماز پڑھ کر فقیر نے دوسری بس پکڑی اور ڈرائیور سے پہلے طے کیا کہ نماز کے اَوقات میں رعایت ہو تو آپ کے ساتھ سفر کروں ورنہ کوئی دوسری بس پکڑ لوں۔ اُس ڈرائیور صاحب نے بات مان لی اور الحمد للہ سُکون سے عصر و مغرب کی نمازیں ادا کیں۔

☆سردی کے موسم میں فقیر ایک ساتھی کے ساتھ قائم پور کا سفر کر رہا تھا عصر کا آخری وقت ہو گیا۔ ڈرائیور صاحب سے عرض کی کہ فقیر کا وضو ہے صرف دو رکعت پڑھنے دیں۔ اُس نے فرمایا وقت نہیں ہے۔ میں نے عرض کی مجھے نیچے اُتار دیں اُس نے لاپرواہی سے نیچے اتار دیا ساتھی نہ اُترا۔ فقیر نے سردی میں قائم پور تک پیدل چل کر سفر کیا پھر منزلِ مقصود تک سردی میں پہنچا لیکن الحمدللہ اپنے وعدہ کا اِیفاء (عہد کو پورا کرنا) نصیب ہو گیا یعنی پروگرام پر پہنچا تو صحیح وقت پر (الحمدللہ) اِسی طرح بیشمار واقعات زندگی میں پیش آئے اِس سے اپنی سَوانح عُمری بیان کرنا مقصود نہیں صرف اَحباب کو نماز کی اہمیت اور اُس پر پابندی کی اپیل ہے اُس میں ہزاروں دشواریاں پَس پُشت ڈال دیں۔

فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝ (پارہ ۱۲، سورۃ ھود، آیت ۱۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ نیکوں کا نیگ (ثواب) ضائع نہیں کرتا۔

صوفی منظور احمد ناظم صابری کی آرزو) ایسی دشواریوں اور پریشانیوں میں میرا رفیقِ سفر نعت خواں الحاج صوفی منظور احمد صاحب صابری ایسے آڑے اوقات میں دُعا کرتا کہ اِلٰہ العالمین اُویسی کو تو اپنی سواری عطا فرما۔ چنانچہ اُس کی دُعا مُستجاب (قبول) ہوئی اور مجھے نقد سودا مل گیا کہ ایک کے بجائے کئی سواریاں مولٰی کریم نے عطا فرمادیں۔ جِیپ، کار، ڈالا اور موٹر سائیکلیں ورنہ ہمارا حال تو یہ تھا کہ سائیکل بھی کوئی نہیں دیتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مجھے نماز کی پابندی پر نقد انعام نصیب ہوا۔ (الحمدللّٰہ علیٰ ذالک وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی الحبیب)

لطیفہ) فقیر کے حاسدین عوام میں بد ظنی پھیلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اُویسی مدرسہ کا فنڈ اپنی ضروریات پر خرچ کر رہا ہے۔ فقیر اپنا مَشہور مقولہ سُنا کر عوام کو بتاتا ہے کہ یہ چندہ کی سواریاں نہیں یہ بندگانِ خدا کا تعاوُن ہے کیونکہ فقیر چندہ نہیں اللہ سے بندہ مانگتا ہے اور میری یہ صَدا بَصَحرا نہیں جاتی۔

ایک اور واضح دلیل) ووٹوں کے موسم میں امیدوار ممبران اپنے وَرکَروں کو جِیپ موٹر وغیرہ دیتے ہیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ ووٹر تیار کر سکیں۔ فقیر چونکہ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک محنتی ورکر ہے اِسی لئے اُس کریم نے میرے لئے اور میری اولاد کے لئے سواریاں عطا فرمائیں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ دینِ متین کی اِشاعت کر سکیں۔

ہماری نمازیں) اگرچہ ہماری نمازوں کا حال زَبُوں (خستہ) ہے لیکن ہم تو نقلی ہیں۔ رَسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل اُتارتے ہیں اگر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نقلی نجات پا گیا تو ان شاءاللہ ہم بھی محروم نہ جائیں گے بلکہ بہت زیادہ انعام پائیں گے کیونکہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نقلی حقارت کے طور پر نقل اتارتا تھا لیکن ہم الحمدللہ اپنے آقا کریم صلی علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کے طور پر نقل کرتے ہیں۔

نقلی نمازی) ہمارے جیسوں کی نمازوں کا حال مُلاحظہ ہو۔

شیخ چلی کی نماز) شیخ کو ہر وقت بیاہ، شادی اور اولاد کا خیال رہتا تھا۔ ایک دن ایک چَوَنّی (چار آنے کا سکہ) مل گئی وہ لے کر گرہ میں باندھی اور جب نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو دل میں خیالات کا ہجوم آنا شروع ہو گیا۔ چنانچہ زُبان پر کچھ تھا اور دِل میں کچھ۔ نماز کی نیت باندھ کر زبان سے نماز ادا کر تا رہا لیکن خیال کچھ اِس طرح کار کھا کہ یہ چَوَنّی (چار آنے کا سکہ) جو مجھے آج ملی ہے اُس کی مرغی خریدیں گے جب وہ مرغی انڈے دیگی تو پھر انڈے بیچا کریں گے کبھی مرغی کو انڈوں

پر بٹھایا کریں گے پھر بہت سی مرغیاں ہو جائیں گی تو چھاؤنی میں چل کر بیچیں گے جب بہت سے دام اِس طرح جمع ہو جائیں گے تو پھر ایک بکری خرید لیں گے۔ مرغیاں انڈے دیتی رہیں گی بکری بچے دیتی رہے گی اُن کو بیچ کر دام اکٹھے کریں گے پھر گائے خرید لیں گے پھر وہ بھی بچے دیا کرے گی اور بہت سے بیل ہو جائیں گے اُن کو منڈی میں لے جائیں گے اور فروخت کریں گے جب اُن کی قیمت سے بہت سے روپے جمع ہو جائیں گے تو پھر گھوڑی خریدیں گے جب گھوڑی بچے دے گی تو بہت گھوڑیاں ہو جائیں گی تو اُن کو بیچ بیچ کر خوب روپیہ جمع کریں گے پھر کہیں بیاہ کریں گے۔ اچھی خوبصورت بہو نیک سیرت پَری پیکرِ ماہ وَش (چاند سی حسین) لائیں گے۔ اِس واسطے اچھے اَسباب، اچھا زیور اور اچھا مکان بنوائیں گے، دن عید اور رات شب برات منائیں گے۔ پھر خدا کرے گا میٹھی مراد بر آئے گی اولاد ہو گی کوئی بچہ گودی میں بیٹھا ہو گا، کوئی کھیلتا ہو گا اور پیاری پیاری بھولی بھالی باتیں کرتا ہو گا۔ پھر خدا کریگا ان کی "بسم اللہ" کے دن آئیں گے۔ بڑی دھوم دھام سے اُن کی "بسم اللہ" پڑھوائیں گے۔ شیش محل کو آراستہ کریں گے جس میں طرح طرح کے جھاڑ فانوس لگوائیں گے، قدِ آدم کے آئینے چاروں طرف مزید ہوں گے (وہ آئینہ جس میں پورا قامت نظر آئے)۔ ایک کا دوسرے میں عکس پڑتا ہو گا ایک آدمی کے کئی منہ نظر آئیں گے، فرش بچھوائیں گے، سجاوٹ اور زینت کی سب چیزیں اپنے اپنے موقعہ پر قرینے سے سجائیں گے، بجلی کی روشنی اِس تقریب پر کریں گے اور نواب امیر الدولہ وزیر الدولہ صاحب صفدر جنگ، حیدر جنگ صاحب کو بلائیں گے اور خوب خوشیاں منائیں گے۔ "بسم اللہ" کی تقریب کے بعد ایک لڑکے کو اسکول میں پڑھائیں گے اور ایک مولوی صاحب کے پاس بٹھائیں گے۔ جو لڑکا اسکول میں پڑھتا ہو گا وہ کالا کوٹ اور ترکی پہنے ہوئے آکر کہے گا گڈ مارننگ (Good Morning) (صبح کا سلام ہو) ہم بھی جواب دیں گے گڈ مارننگ (Good Morning) (یعنی تم پر بھی صبح کی سلامتی ہو) اور جو مولوی صاحب کے پاس پڑھتا ہو گا وہ شرعی کرتہ پہنے ہوئے سر پر عمامہ باندھے ہوئے ادب سے آکر کہے گا "السلام علیکم" ہم اسے جواب دیں گے "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اور دعا دیں گے کہ جیتے رہو، خوش رہو اور عمر دراز ہو۔

نماز کا سلام پھیرتے ہی شیخ چلی صاحب کے سب خیالات اُڑ گئے نہ وہ شیش محل ہے نہ وہ اولاد فقط ایک چونی ہی پاس ہے بس چہرے کا رنگ زرد ہو رہا ہے اور منہ پر اُداسی چھائی ہوئی ہے۔ ایک درویش پاس بیٹھے ہوئے تھے اُنہوں نے یہ حالت دیکھ کر پوچھا خیر تو ہے۔ شیخ صاحب نے کہا جناب کیا عرض کروں نماز کا سلام پھیرتے ہی میرا تو گھر اجڑ گیا۔

درویش: شیخ صاحب یہ کیا کہا؟

شیخ چلی: جناب کیا بیان کروں؟

درویش: نہیں کچھ تو فرمایئے۔

شیخ چلی: اچھا! یہ کہہ کر شیخ صاحب نے وہ ساری خیالی کہانی کہہ سنائی اور یہ کہا کہ مجھ کو اتنا معلوم نہیں کہ الحمد للہ شریف کے ساتھ کون سی سورت پڑھی تھی۔

درویش نے کہا حضرت! پھر آپ کی نماز ہی کب ہوئی۔ شیخ نے کہا جناب یہ کیا فرمایا؟ میرا تو گھر اجڑ گیا آپ فرماتے ہیں کہ تیری نماز نہیں ہوئی اتنے سے بھی محروم رہوں؟ درویش نے کہا کہ محروم کے کیا معنی؟ چلیں مولوی صاحب سے دریافت کرائے دیتا ہوں۔ شیخ چلی نے کہا اچھا چلیئے۔

یہ کہہ کر دونوں مولوی صاحب کی خدمت میں گئے۔ درویش نے کہا جناب اِن کی نماز کا حال سن لیجئے اور فیصلہ فرمایئے کہ نماز ہوئی یا نہیں؟

مولوی صاحب نے شیخ چلی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا ہاں فرمایئے۔ شیخ صاحب نے اپنی تمام حقیقت اور نماز کی ساری خیالی کہانی کہہ سنائی۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ بھلا یہ تو فرمایئے کہ جب آپ نے نماز کی نیت باندھی اور اللہ اکبر کہا اُس وقت بھی آپ کے دل میں کچھ خیال تھا؟ شیخ نے کہا نہیں جناب اُس وقت تو میرے دل میں کوئی خیال نہ تھا دل اللہ کی طرف ہی تھا مگر زبان کا ''سبحانک اللھم'' کہنا تھا کہ میاں خیال صاحب نے اپنا کام شروع کر دیا۔

یہ سن کر مولوی صاحب نے فرمایا کہ تمہاری نماز ہو گئی ہے کیونکہ تم عامی (عام آدمی) ہو اور ایک عامی (عام آدمی) کو اول سے آخر سے مُتوجہ اِلی اللہ رہنا محال ہے اگر ساری نماز میں بقدر اللہ اکبر کہنے کے بھی متوجہ اِلی اللہ ہو تو اُس کی نماز ہو جاتی ہے۔ فرض ادا ہو گیا گو اتنا ثَر تبہ نہ ملا جتنا کہ پوری نماز میں ملنا چاہیے تھا۔ شیخ صاحب نے یہ سن کر خوب بغلیں بجائیں اور کہا گھر اجڑا تو خیر نماز ہو گئی فرض سے تو بَری ہوئے فرض تو ادا ہو گیا شکر ہے۔

درویش نے مولوی صاحب سے کہا کہ حضرت یہ مسئلہ آپ کا من گھڑت ہے آپ اُس کی کوئی سند پیش کر سکتے ہیں؟

مولوی صاحب نے کہا کتاب ''احیاء العلوم'' مُصنّفہ حضرت امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ میرے پاس ہے یہ لیجئے پڑھ کر تسلی کر لیجئے۔ درویش نے اُس کو پڑھا۔ جلد اول کے صفحہ ۳۰۲ پر لکھا تھا کہ ممکن نہیں کہ سب آدمیوں کے لئے تمام نماز میں دل کا حاضر ہونا شرط کر دیا جائے۔ اِس لئے کہ اِس سے تھوڑے لوگوں کے سوا تمام آدمی عاجز ہیں اور جبکہ نماز میں شرط کرنا ممکن نہ ہو تو چار و ناچار (مجبوراً) اُس کو اِسی طرح شرط کرنا پڑا کہ ایک ہی لَحظہ (لمحہ) لفظ ''حضوری دل'' صادق آئے پس سب لَحظوں کی نسبت ''اَللّٰہُ اَکۡبَرۡ'' کہنے کا لَحظہ اُس شرط کے لئے اَنسَب (مناسب) ہے اِس لئے حکم دینے میں اِس قدر حضوری دل پر اِکتفا کیا جائے۔

یہ پڑھ کر درویش صاحب کی تسلی ہو گئی اور کہا کہ شیخ صاحب آپ بھی مزے میں رہے نماز میں آپ نے گھر بھی بسایا اور نماز بھی ادا ہو گئی۔

شیخ صاحب نے کہا کہ وہ گھر کہاں بسا رہا۔ اگر گھر بسا رہتا تو جانتا اُس نماز کے سلام کو سات سلام ہیں جس نے میرا بسا ہوا گھر اجاڑا۔ یہ کہہ کر شیخ صاحب پھر مسجد کی طرف دوڑے اور وہاں پہنچ کر نماز کی پھر نیت باندھ لی اور اب چار رکعت کی نیت باندھی کہ جلدی سلام پھیرنے سے گھر نہ اُجڑے۔ حضرتِ خیال نے اپنی شعبدہ بازی (چالاکی) اَز سرِ نو (ابتداء سے) شروع کی اور شیخ صاحب کی زبانی حالت نماز کی طرف اور دِلی حالت دنیا کے بکھیڑوں میں اُلجھی ہوئی از سرِ نو جہاں سے کہانی ختم کی تھی وہاں سے پھر شروع کر دی۔ کبھی اپنے نور العین کی شادی رچاتے ہیں تو کبھی اپنے پوتے کو خیالی دنیا میں اُٹھائے پھرتے ہیں، اِسی طرح اُس سے پیاری پیاری باتیں کرتے اور پھر اُس کی بھولی بھالی بات پر قہقہہ لگا اُٹھے۔ قہقہہ لگانا تھا کہ نماز ٹوٹ گئی اور شیخ چلی اِدھر اُدھر دیکھنے لگے مگر گھر بار کچھ نہ تھا پاس ہی وہ درویش بیٹھے تھے وہ بولے کہ شیخ صاحب آپ نماز میں کیوں ہنسے اور اب اِدھر اُدھر کیا دیکھ رہے ہو؟

شیخ صاحب بیچارے اُداس تھے رونا شروع کر دیا اور کہا کہ جس کا گھر اجڑ جائے وہ روئے نہیں تو اور کیا کرے۔ یہ کہہ کر شیخ چلی نے دوبارہ نماز کی نیت باندھ لی مگر اب تقدیرِ الٰہی کا تماشا دیکھئے کہ نماز کی نیت باندھتے ہی اُن کے پیٹ میں درد شروع ہو گیا۔ پیٹ میں درد شروع ہوتے ہی خیال یعنی حدیثِ نَفس کا فُور ہو گئے (خیالی باتوں کا وقت ہو گیا)۔ اب ہر چند شیخ صاحب اپنے تَئیں (اپنے آپ کو) سمجھا لیتے ہیں آنکھیں میچ میچ کر (آنکھیں بند کرکے) تیوری (پیشانی) میں بل ڈال کر خیال گانٹھتے ہیں مگر اب کہاں! وہ خیالات وہ تو اُسی وقت تک تھے جب تک کہ پیٹ میں درد نہیں ہوا تھا۔ شیخ صاحب کا بہت بُرا حال ہوا اُدھر اس خیالی پلاؤ کے مزے میں زبان کو چاٹتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پھر وہی خیال مزیدار کھانا سامنے آئے اِدھر پیٹ کا درد آنتیں چٹ کئے جاتا ہے۔ آخر پیٹ پکڑ کر بیٹھ گئے۔ درویش صاحب پوچھتے ہیں

شیخ صاحب خیر تو ہے کچھ نہیں بتاتے جب بہت زور دے کر پوچھا کہ حضرت کچھ بتایئے تب شیخ صاحب نے اپنی ساری کہانی کہہ سنائی اور کہا کہ درویش صاحب دعا فرمایئے کہ میرے پیٹ کا درد رَفع (دور) ہو جائے اور میرا گھر پھر بسے۔

درویش صاحب نے کہا کہ اب یہ دردِ شکم (پیٹ کا درد) رفع نہیں ہو سکتا پیٹ کا درد تمہارے لئے رحمتِ الٰہی ہے جس سے تم اِس مرضِ خیال سے چھوٹے اور تمہارا خیالی گھر اجڑا۔ اگر ایسے خیالی گھر بستے تو ہر کوئی بسا لیتا اور حقیقی گھروں کو کوئی نہ پوچھتا۔

ہر شخص شیخ چلی ہے اور مرضِ خیال میں مبتلا ہے جب تک پیٹ کا درد یعنی دل میں عشقِ الٰہی کا درد پیدا نہیں ہوتا مرضِ خیالی یعنی حدیثِ نَفس سے چھٹکارہ نہیں ملتا۔ اگر حضورِ دل سے نماز پڑھنا چاہتے ہو تو کسی کامل انسان کو ملو جو تم کو نماز پڑھنی سمجھادے۔

حدیث میں ہے: فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس طرح نماز میں جسم حاضر ہے اگر اِسی طرح دل بھی حاضر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کی نماز قبول نہیں کرتا۔[15]

مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: تانہ سازی بخونِ دل وضو ؎ کے نماز عاشقاں آید زتو

یعنی جب تک دل کے خون سے وضو نہیں کرتا عاشقوں جیسی نماز کب ادا ہو سکتی ہے۔

کسی عارف باللہ کا قول ہے: کر دل کو صاف غیر سے اس کو وضو کہیں ؎ پر شرط ہے پیارے یہ ہر دم وضو رہے

چاہے نماز پڑھنا تو ہستی سے در گزر ؎ ایسا گزر کہ ہستی کی باقی نہ بو رہے

فائدہ) یہودیوں اور نصرانیوں میں نماز کا رِواج ہے اور مسلمانوں میں بھی نماز پڑھتے ہیں اور خداوندِ کریم کا حکم ہے کہ نماز بد کرداریوں اور بے حیائی سے روکتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے بد کرداریوں سے رُکے ہوئے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں رُکے تو اپن کی نماز ہی نہیں بلکہ ہاتھ منہ دھو کر بیٹھکیں نکالنا اور ڈنٹ پیلنا ہی ہے جس کا دین کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں۔ نماز وہی ہے جو حقیقی معنوں میں ادا کی جائے ایسی نماز سے انسان کی ہر مشکل آسان ہو سکتی ہے۔

حکایت) نقل ہے کہ چار یہودی مسلمانوں کی مسجد میں نماز کے ارادے سے داخل ہوئے اور اذان کہہ کر نماز میں مشغول ہوئے اتنے میں مسلمانوں کے امام بھی مسجد میں تشریف لے آئے اور وُضو کر کے اذان کہنی شروع کی۔ یہودی نمازیوں میں سے ایک گویا ہوا کہ صاحب اذان تو ہو چکی ہے یہ سُن کر دوسرا نمازی کہنے لگا کہ خاموش رہو نماز پڑھتے ہوئے بولا نہیں کرتے اس کے بعد تیسرا بولا کہ شکر ہے میں تو نہیں بولا سب کے آخر میں چوتھے سے رہا نہ گیا اور بول اُٹھا کہ بھائیوں تم سب نے نماز میں گفتگو کی ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

انتباہ) آج کل عوام کی یہی حالت ہے کہ بحالتِ نماز ہی کمیٹیاں، جلسے اور مشورے کرتے رہتے ہیں اور یہ بھی گمان دل میں بسا رہتا ہے کہ ہماری نماز ہو گئی۔
حضرت بُو علی قلندر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

---

[15]) (إحياء علوم الدين. كتاب أسرار الصلاة ومهماتها. الباب الأول في فضائل الصلاة السجود والجماعة والأذان وغيرها. فضيلة الخشوع. 1150/. دار المعرفة – بيروت)

تودرنمازدل بدرہا مہمانی		شرم نیاید که دریں حالت نمازمیخوانی

یعنی جسم نماز میں اور دل لوگوں کی مہمانیوں میں مشغول ہے اِس حالت میں نماز پڑھتے ہوئے شرم نہیں آتی۔

نمی گوئم که ازدنیا جدا باش		بہر جائیکه باشی با خدا باش

یعنی میں نہیں کہتا کہ دنیا سے جدا ہو لیکن جہاں کہیں ہو ساتھ خدا کے ہو۔

حکایت) ایک مولوی صاحب دورہ کرتے ہوئے کسی گاؤں میں گئے لوگوں کو جمع کر کے وعظ شروع کیا۔ شُدہ شُدہ نماز کی فضیلت بیان کرنے لگے اور فرمایا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (پارہ ۱، سورۃ البقرہ، آیت ۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ کافر اور مومن میں شناخت (پہچان) کی علامت نماز ہی ہے۔[16]

اور بھی بہت سی حدیثیں اِس مضمون کی بیان کیں۔ مولوی صاحب کا پُرتاثیر وعظ سن کر بہت لوگ نماز پڑھنے لگ گئے۔ چند دن اُسی گاؤں میں رہ کر مولوی صاحب چلے گئے سال بھر کے بعد پھر دورہ کیا۔ اُس گاؤں میں پہنچے اور لوگوں سے دریافت کیا کہ بھائیوں سناؤ نماز پڑھا کرتے ہو۔ ایک شخص نے آگے بڑھ کر جواب دیا کہ حضور نماز میں بڑے فائدے ہیں ایسی فائدہ مند چیز کو کون چھوڑتا ہے۔ یہ سن کر مولوی صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمایا بھائی کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ کہ آپ نے نماز سے کیا حاصل کیا؟ اس شخص نے عرض کی مجھے ہمیشہ قبض رہا کرتی تھی جب سے نماز شروع کی ہے قبض سے بڑا آرام ہے۔ جب سجدے میں جاتا ہوں دُبر کھل جاتی ہے اور ہوا خوب نکلتی ہے۔ یہ سن کر مولوی صاحب نے فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ'' کیا تم نماز میں پادھوڑا کرتے ہو؟ اُس نے جواب دیا نماز میں یہی تو فائدہ ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا اے بھائیو نماز سے ایسے ایسے عملی فائدے نہ اُٹھاؤ نماز تو روحانی ترقی کے لئے پڑھی جاتی ہے نہ کہ قبض وغیرہ ہٹانے کے لئے۔

بریں عقل ودانش بباید گریست		یعنی ایسی عقل ودانش پر تو ماتم کرنا چاہیے۔

سب طرف سے خیالات ہٹا کر ایک مرکز پر لے آنے کا نام صلوٰۃ و نماز ہے کیونکہ نماز کی تعریف توجہ اِلی اللہ ہے وہ ایسی توجہ ہے جس سے تمام حَواس باطل ہو جائیں اور دل بیدار ہو جائے پس یہی توجہ اِلی اللہ حضورِ قلب کہلاتی ہے اور یہ نماز جو عام لوگ پڑھتے ہیں یہ کہنے میں نماز لیکن حالت پریشان، منہ تو قبلہ کی طرف اور خیالات اندر ہی اندر گھوڑ دوڑ کر رہے ہیں۔ حَواسِ خمسہ کا باطل ہونا تو کُجا ایک حِس بھی باطل نہیں ہوتی۔

کاروباری نمازی) ایک کاروباری نمازی ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرتا تھا کہ ایک روز گاہکوں کی کثرت کی وجہ سے جماعت کے وقت نہ پہنچ سکا۔ کوشش تو بہت کی پھر بھی نمازِ مغرب کی جماعت اُس کے جانے سے پہلے ہی ہو گئی۔ مسجد میں جا کے اُس نے دیکھا کہ جماعت ہو چکی ہے تو بیتاب ہو کر مسجد کے اِحاطہ میں ہی

[16] (سنن النسائي، كتاب الصلاة، باب الحكم في تارك الصلاة، 313/1، حديث464، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1439 هـ 2018 م)

گریہ وزاری شروع کردی۔امام صاحب نے جب یہ حالت دیکھی تو تسلی دینے لگے اور فرمایا کہ آئندہ کبھی ایسا نہ ہوگا ہم تیرا انتظار کیا کریں گے کیونکہ تو بڑا شائق معلوم ہوتا ہے۔آئندہ کا لفظ سُن کر مذکورہ نمازی چلااُٹھا کہ آئندہ کے سر خاک ڈالو آج کا حساب کس طرح کروں گا۔امام صاحب نے مُتَعَجِّب (حیران)ہو کر پوچھا اس کا کیا مطلب؟ کہا جناب! جماعت میں تو یہ آرام تھا کہ قرأت امام صاحب پڑھا کرتے تھے اور میں بآسانی تمام دن کا حساب کرلیا کرتا تھا اب میں قرأت پڑھوں گا یا حساب کروں گا۔ وہ لوگ جو اُدھار لے جایا کرتے تھے جماعت کے ساتھ چپ کھڑا رہنے کی وجہ سے یاد آجایا کرتے تھے لیکن اب میں ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ''پڑھوں یا اُنہیں یاد کروں۔آج جماعت کے نہ ملنے سے میرا بہت نقصان ہوا۔یہ بات سُن کر اِمام صاحب خاموش ہوگئے کہ سبحان اللہ! کیا خوب نماز ادا کرتے ہیں جو سراسر اللہ کے حکم کے خلاف ہے دنیا کے کاروباروں کو نماز میں کیا دخل؟

رسم ورواج سمجھ کر تونے ادا نماز کی　　　سمجھ میں یہ نہ آسکا راز ہے کیا نماز میں

تونے عزیز کیا کیا عمر یونہی گزار دی　　　کچھ نہ کیا بُرا کیا زندگی دراز میں

اِس قسم کے نمازیوں کی داستانیں طویل ہیں ہمارے جیسے عوام کا یہی حال ہے لیکن نماز ترک نہیں کرنی چاہیے یہاں کوشش جاری رہے کہ کبھی اصلی اور حقیقی نماز نصیب ہو جائےاِس کا پہلا سبق یہ ہے کہ نیت کے بعد اللہ اکبر کہہ کر جو کچھ پڑھیں وہ خیال میں رہے کہ کیا پڑھ رہا ہوں اُس کے بعد معنیٰ مطلب پھر یہ تَصَوُّر بڑی بارگاہ میں حاضر ہو اُسی تَصَوُّر پر خوب زور لگائیں۔

اصلی نمازی

☆حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت نماز کی نیت باندھی اور اللہ اکبر کہا سب حَواس مُعَطَّل ہوگئے جسمِ اَطہر سے تیر چُبھا ہوا نکالا گیا خبر تک نہیں۔

☆حضرت امام زین العابدین(علی بن حسین)رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے مسجد کو آگ لگ گئی آپ کو خبر تک نہیں ہوئی۔لوگ حضرت کو اُٹھا کر مسجد سے باہر لائے اور عرض کی کہ مسجد کو آگ لگی ہوئی ہے۔لوگ اسے بُجھاتے ہیں شور وغُل بپا ہے لیکن آپ نے کچھ پرواہ نہ کی نہ مسجد سے باہر آئے یہ سُن کر آپ نے فرمایا مجھے کسی قسم کے شور وغُل کا پتہ نہیں تھا۔[17] یہ تھی ہمارے بزرگوں کی نماز۔

☆احیاء العلوم، جلد اول میں حضرت اِمام غزالی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ مسلم بن یَسار علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ حضرت علی بصرہ کی جامع مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے مسجد ایک طرف سے گر گئی بہت لوگ جمع ہوئے مگر جب تک وہ نماز میں رہے اُن کو کچھ معلوم نہ ہوا[18] یہ تھا حضورِ صلوٰۃ اور نمازِ حقیقی کا ذوق۔

---

[17] (تذکرۃ الحفاظ = طبقات الحفاظ للذهبي، الطبقة الثالثة من الكتاب، 63/1، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، الطبعة: الأولى، 1419 هـ 1998 م)
(سير أعلام النبلاء، الطبقة الثانية من التابعين، عبيد الله بن عبد الله بن عتبة، 283/5، الحديث 547، دار الحديث، القاهرة–مصر، عام النشر: 1427 هـ 2006م)

[18] (إحياء علوم الدين، الباب الثالث في الشروط الباطنة من أعمال القلب حكايات وأخبار في صلاة الخاشعين رضي الله عنهم، 171/1، دار المعرفة–بيروت)

☆اِسی کتاب کی جلد اول، صفحہ ۲۸۶ میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ کا کوئی عُضو سڑ گیا تھا جب اُس کو کاٹنا چاہا تو وہ درد برداشت نہ کر سکے کسی نے کہا کہ جب وہ نماز پڑھیں تو اُس وقت یہ عضو کاٹنا چاہیے کیونکہ نماز میں اُن کو کچھ خبر نہیں ہوتی چنانچہ جب وہ نماز پڑھنے لگے تو وہ عضو کاٹا گیا لیکن اُن کو خبر بھی نہ ہوئی۔

احیاء العلوم شریف میں اِمام غزالی قُدّس سرُّہ نے بہت سی حکایات لکھی ہیں مطالعہ کا ذوق رکھنے والے حضرات فقیر کی "**انطاق المفهوم ترجمه احیاء العلوم**" کا مطالعہ فرمائیں۔

☆حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک عمدہ جانور دیکھا کہ خوش آواز میں چہچہا رہا تھا آپ کا دل اُس کی طرف مائل ہو گیا اور یہ یاد نہ رہا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور اپنے دل کی شکایت کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِس باغ کو خیرات کر دو یہ اُس کا کفّارہ ہے اور پھر سے نماز پڑھو۔[19]

اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے علاج سے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل خیالاتِ فاسدہ سے پاک ہو گیا۔

فائدہ) سَلفِ صالحین ایسے ہی طریقوں سے حضور قلبی کی تدابیر کیا کرتے تھے غرضیکہ جب تک نماز سے پہلے دل پر ذکرِ خدا غالب نہ ہو گا نماز میں حضورِ دل مشکل ہے نماز اگر حضوری دل سے پڑھنا چاہتے ہو تو ہر حالت میں ذکرِ خدا کو نہ بھولو۔

سوئے دریا عزم کن زیں آب گیر   آب گیر و ترکِ ایں گرد اب گیر

یعنی اگر تو دریا سے پانی لینے جائے تو پانی لے کر واپس آ جا گرداب (بھنور) میں نہ پھنس جا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: نماز اور حج اور طواف اور دیگر مَناسک کا بجالانا سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہی ہے یعنی اُن سب کا مقصود بِالذات یہ ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے۔ ذکر اور اللہ کی محبت مقصود بِالذات حاصل نہ ہو تو یہ نماز بے فائدہ ہوئی۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس شخص کو اُس کی نماز نے فُحْش (گندی باتوں) اور بُرے کاموں سے باز نہ رکھا اُس کو اللہ کی دوری اور غَضبِ خدا کے سوا اور کچھ حاصل نہیں اگرچہ نماز کا ثواب مل جائے گا لیکن اصل مقصد حاصل نہ ہو گا یعنی قُربِ خداوندی۔[20]

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اصلی و حقیقی نمازی بنائے۔

آمین بِجاہِ سَیّدِ المُرْسَلِیْن وَصَلَّی اللّٰہُ عَلِیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعَیْنَ

---

[19] (موطأ مالك، كتاب الصلاة، باب النظر في الصلاة إلى ما يشغلك عنها، 98/1، الحديث69، دار إحياء التراث العربي، بيروت–لبنان، عام النشر: 1406 هـ 1985 م)

[20] (تفسير ابن كثير، العنكبوت:45، 253/6، دار الكتب العلمية، منشورات محمد علي بيضون–بيروت، الطبعة: الأولى 1419 هـ)